

## شعر کہانی

بات ہے جمنا کے کنارے بسی ہوئی اس دلیٰ کی جس کی آغوش میں ابھی مرزا اسد اللہ خاں غالب کی سانسیں لہر لے رہی ہیں غالب نفس کوچے شعر و سخن کی فضا میں اپنے پیچ و خم طے کر رہے ہیں پر کشش ہویلیوں کے دریچوں پر ٹھہری ہوئی ہوائیں شمعِ محفل کو داد و تحسین سے نواز رہی ہیں دلیٰ کے گلستان نئی فکروں نئے خیالت نئی جہتوں کی بہاروں سے شاداب ہو رہے ہیں بذلہ سنجی فقروں لطیفوں جملوں کی کائنات دن بہ دن ترقی کر رہی ہے دربارِ شاہ ظفر سے غالب کے گھر تک کے راستے ادب آہٹوں سے گونج رہے ہیں ذوق و مومن کی شعری ہمنوائی انہیں راستوں پر گیت لکھ رہی ہے ہر شب شبِ برات ہے ہر روز روزِ عید۔ بات جمنا کے کنارے سے گنگا کے کنارے تک پہنچتی ہے۔ بنارس بھی شعرائے دلیٰ کی نغمہ سنجی میں کروٹیں لے رہا ہے گنگا جمنی تہذیب کے چراغِ دل کی منڈیروں پہ رکھے جا رہے ہیں۔ کاشی کی زمین اندرپرستہ کے آسمانوں کی طرف گردش کر رہی ہے چنانچہ بنارس کے ایک شخص کا دلیٰ آنا ہوا اور اک روز مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے شعر کی بہت تعریف کی مرزا صاحب نے کہا وہ کون سا شعر ہے ارشاد ہو تب اس نے میر امانی المتخلص اسد شاگردِ سودا دہلوی کا شعر پڑھا

**اسد اس جفا پر بتوں سے وفا کی**

**مرے شیر شایاشِ رحمتِ خدا کی**

مرزا صاحب نے جب یہ شعر سنا تو کہنے لگے اگر یہ شعر کسی اور اسد کا ہے تو اُس کو رحمتِ خدا کی اور اگر یہ شعر مجھ اسد کا ہے تو لعنتِ خدا کی

بات ہے جمنا کے کنارے بسی ہوئی اس دلیٰ کی جس کی آغوش میں ابھی مرزا اسد اللہ خاں غالب کی سانسیں لہر لے رہی ہیں غالب نفس کوچے شعر و سخن کی فضا میں اپنے پیچ و خم طے کر رہے ہیں پر کشش ہویلیوں کے دریچوں پر ٹھہری ہوئی ہوائیں شمعِ محفل کو داد و تحسین سے نواز رہی ہیں دلیٰ کے

گلستان نئی فکروں نئے خیالت نئی جہتوں کی بہاروں سے شاداب ہو رہے ہیں  
بذلہ سنجی فقروں لطیفوں جملوں کی کائنات دن بہ دن ترقی کر رہی ہے دربار  
شاہ ظفر سے غالب کے گھر تک کے راستے ادب آہٹوں سے گونج رہے ہیں  
ذوق و مومن کی شعری ہمنوائی انہیں راستوں پر گیت لکھ رہی ہے  
ہر شب شبِ برات ہے ہر روز روزِ عید۔ بات جمنا کے کنارے سے گنگا کے  
کنارے تک پہنچتی ہے۔ بنارس بھی شعرائے دلی کی نغمہ سنجی میں کروٹیں  
لے رہا ہے گنگا جمنی تہذیب کے چراغ دل کی منڈیروں پہ رکھے جا رہے ہیں۔  
کاشی کی زمین اندرپرستہ کے آسمانوں کی طرف گردش کر رہی ہے  
چنانچہ بنارس کے ایک شخص کا دلی آنا ہوا اور اک روز مرزا صاحب کی  
خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے شعر کی بہت تعریف کی مرزا صاحب نے  
کہا وہ کون سا شعر ہے ارشاد ہو تب اس نے میر امانی المتخلص اسد شاگرد  
سودا دہلوی کا شعر پڑھا

**اسد اس جفا پر بتوں سے وفا کی**

**مرے شیر شایاش رحمت خدا کی**

مرزا صاحب نے جب یہ شعر سنا تو کہنے لگے اگر یہ شعر کسی اور اسد کا  
ہے تو اُس کو رحمت خدا کی اور اگر یہ شعر مجھ اسد کا ہے تو لعنت خدا کی